فرضی زوجہ کادیانی کے شوہر ثانی کی عدم وفات پر کادیانی کی راست بیانی

آنانکہ چشم بر گل تحقیق واکنند — از ہرچہ منفعم رنگ نگیرد حیا کنند
در ہیچ شے کہ غیر خاموشی علاج نیست — پرہیزہ است تکیہ بچون وچرا کنند

کادیانی کی فرضی وخیالی زوجہ مرزا احمد بیگ مرحوم کی دختر نیک اختر کے شوہر ثانی مرزا سلطان محمد بیگ ساکن پٹی علاقہ قصور ضلع لاہور (خدا اسکو زندہ رکھے اور اسکی موت چاہنے والے کے منہ میں خاک ڈالے) کی نسبت کادیانی نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ جس تاریخ وہ کادیانی کی زوجہ مذکورہ کو

اور (۲) مرزا سلطان محمد بیگ صاحب اس لفظ پر جسے آشفتہ نہوویں اور یہ اعتراض نہ کریں کہ کیوں ہماری منکوحہ کو کادیانی کی زوجہ بنایا اور کادیانی کو اسکا شوہر اول ہیہ اور ہمکو شوہر ثانی قرار دیا۔ ایصاحب یہ جرأت ہمنے نہیں کی یہ گستاخی کادیانی ہی سے ہوئی ہے۔ ہم تو صرف ناقل ہیں اور مقولہ "نقل کفر کفر نباشد" آپنے بھی سنا ہوگا۔

ہان آپ یہ سوال کر سکتے ہیں کہ کادیانی نے ہماری منکوحہ کو اپنی زوجہ کہاں اور کب بنایا ہوگا

جواب یہ ہے کہ ایصاحب! دو دفعہ اسنے یہ جرأت کی ہے **دفعہ اول** ۱۸۸۸ء میں بضمن اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء اور **دفعہ دوم** ۱۸۹۱ء میں بضمن فیصلۂ آسمانی۔

اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں اس نے آپکے حرم محترم کی نسبت یہ الہام گھڑکر شایع کیا تھا۔

فسیکفیکہم اللہ ویردہا الیک جسکا ترجمہ یہ ہے کہ خدا انکے سے ہٹا کرنیوالوں کو خود سنبہال لیگا اور اس عورت کو تیری طرف پھر لادیگا یا واپس لائیگا۔

اپنے نکاح مین لائیگا اس تاریخ سے اڑہائی برس کے عرصہ تک وہ فوت ہو جائیگا۔ اور اسکے مرنے کے بعد
پہر خداتعالے اس زوجہ کادیانی کو کادیانی کیطرف واپس لائے گا۔ اصل عبارت یہ ہے جو اسکے

نقل حاشیہ صفحہ

عربی لفظ رد یا اسکے ترجمہ پہر لانے یا واپس لانے کے یہی معنے ہوتے ہین کہ ایک چیز پہلے کسیکے پاس
ہو اور پہر جاتا رہے اسکے بعد اسکے پاس آ جاوے۔ عربی کے الفاظ قرآن مین ایسے بہت ہین جنکے یہی معنے ہین آیات منقولہ

لرادك الى معاد۔ انا رادوه اليك فرددناه الى امه۔	حاشیہ کے معنے کسی مولوی سے پوچھو۔ یا مترجم قرآن مین ان کے معنے دیکہہ لو

ہندی مین اس مضمون کا یہ شعر پڑہو ہوے ۔ جاکے گلزار سے صیاد پہر آیا الٹا + کیا نصیبہ ہے ترا بلبل شیدا الٹا +
جس سے یہی معنے سمجہہ مین آتے ہین کہ صیاد پہلے اس باغ مین تہا جسمین وہ پہر آیا۔

فیصلہ آسمانی کے صفحہ اخیر کے حاشیہ مین کادیانی نے آپکی زوجہ عفیفہ کی نسبت یہ الہام گہڑ اور شایع کیا ہے۔

يسئلونك احق هو قل اى وربى انه لحق وما انتم بمعجزين زوجناكها لا مبدل لكلماتى

جسکا ترجمہ یہ ہے کہ لوگ تجہہ سے پوچہتے ہین کہ کیا یہ نکاح یا پیشگوئی متعلق نکاح حق ہے تو کہدے کہ بخدا وہ حق ہے۔
اور تم خدا کو عاجز کرنے والے نہین ہو ہمنے اسکا نکاح تجہہ سے کر دیا۔ خدا کی باتین کوئی بدلنے والا نہین۔

اسمین تو اسنے صاف تصریح سے کہدیا کہ اس عورت سے خداتعالے نے میرا نکاح کر دیا ہوا ہے یہ وہ کلمہ ہے کہ
اسکے ذریعہ سے خداتعالے نے ام المومنین حضرت زینب کا نکاح آنحضرت سے کر دیا تہا۔ اور قرآن مین اسکو
نقل فرمایا۔ لہذا پہر آنحضرت نے اپنا نکاح حضرت زینب سے خود نہین پڑہا۔ بلکہ خدا کے پڑہے ہوے نکاح کو کافی سمجہا
پس اگر حسب ادعاء کادیانی آپ کی زوجہ محترمہ سے خداتعالے نے اسکا نکاح کر دیا ہوا ہے تو پہر اسکے خیال مین
آپکی منکوحہ کی زوجہ کادیانی کے ہونے مین کیا کسر رہی ہے؟ کیا خداتعالے کا پڑہا ہوا نکاح ملا و قاضی کے پڑہے ہوے
نکاح سے کچہہ کم ہے۔ نہین ہرگز نہین۔ ہمنے کادیانی کے اسی قول و ادعا کی نظر سے اس بایکدامن کا پہلا شوہر
کادیانی کو اور دوسرا آپکو کہا ہے اسپر آپ کو آشفتگی ہو تو آپ کادیانی پر مواخذہ کرین کہ وہ کیون آپکی زوجہ کو
اپنی زوجہ قرار دیتا ہے۔ خاکسار کو ناقل سمجہکر معاف رکہین۔

کادیانی کے اتباع کو اگر یہ جوش آوے کہ ایک عورت فراش غیر کو حضرت اقدس کی زوجہ بنا کر پہر اسکے

اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء سے نقل کیجاتی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ

یَا مُعِیۡنُ بِرَحۡمَتِکَ نَسۡتَعِیۡنُ

ایک پیشگوئی پیش از وقوع کا اشتہار

پیشگوئی کا جب انجام ہویدا ہوگا — قدرتِ حق کا عجب ایک تماشا ہوگا

جھوٹ اور سچ میں جو ہے فرق وہ پیدا ہوگا — کوئی پا جائیگا عزت کوئی رسوا ہوگا

اسکے بعد کادیانی نے شروع اشتہار سے صفحہ تک اخبار نور افشان پر لے دے کی جسمین اس پیشگوئی کو شہوت پرستی قرار دیا گیا تھا۔ اسکے بعد صفحہ میں کہا ہے۔

"اب یہ جاننا چاہیئے کہ جس خط کو ۱۰ مئی ۱۸۸۸ء کے نور افشان مین فریق مخالف نے چھپوایا ہے وہ خط محض ربانی اشارہ سے لکھا گیا تھا ایک مدت دراز سے بعض سرگروہ اور قریبی رشتہ دار مکتوب الیہ کے جن کے حقیقی ہمشیرہ زادہ کی نسبت درخواست کی گئی تھی نشان آسمانی طالب تھے۔ اور طریقہ اسلام سے انحراف اور عناد رکھتے تھے۔ اور اب بھی رکھتے ہین چنانچہ اگست ۱۸۸۵ء مین جو چشمہ نور امرتسر مین انکی طرف سے اشتہار چھپا تھا یہ درخواست انکی اس اشتہار مین بھی مندرج ہے انکو نہ محض مجھہ سے بلکہ خدا اور رسول سے بھی دشمنی ہے اور والد اس دختر کا بباعث شدت تعلق قرابت ان لوگوں کی رضا جوئی مین محو اور ان کے نقش قدم پر دل و جان سے فدا اور اپنے اختیارات سے قاصر و عاجز بلکہ انہین کا فرمان بردار ہو رہا ہے اور اپنی لڑکیان انہین کی لڑکیان خیال کرتا ہے اور وہ بھی ایسا ہی سمجھتے ہین۔ اور ہر باب مین اسکے مدار المہام اور بطور

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸۰) نیو شوہر ثانی کیون تجویز کیا وہ بھی اپنی حضرت کہین کہ اپنی ان اپنا مین عورت کو جو داشتہ غیر ہے کیون اپنی زوجہ بنایا اور ان لوگون سے ہمکو شرمندہ کرایا جو ہمکو کہہ رہے ہین کہ تمہارے مسیح کی زوجہ دوسرے شوہر کے گھر بس رہی ہے۔

نفس ناطقہ کے اُسکے لئے ہورہے ہین تبہی تو نقارہ بجاکر اسکی لڑکی کے بارہ مین آپ ہی شہرت دیدی یہانتک کہ عیسائیون کے اخبارون کو اس قصہ سے بہردیا آفرین برین عقل ودانش۔ مامون ہونیکا خوب ہی حق اداکیا۔ مامون ہون تو ایسے ہی ہون۔ غرض یہ لوگ جو مجہکو میرے دعویٰ الہام مین مکّار اور دروغگو خیال کرتے تہے۔ اور اسلام اور قرآن شریف پر طرح طرح کے اعتراض کرتے تہے۔ اور مجہہ سے کوئی نشان آسمانی مانگتے تہے۔ تو اس وجہ سے کئی دفعہ ان کے لئے دعا بہی کی گئی تہی۔ سو وہ دعا قبول ہو کر خدا تعالے نے یہ تقریب قائم کی کہ والد اس دختر کا ایک اپنے ضروری کام کے لئے ہماری طرف ملتجی ہوا تفصیل اسکی یہ ہے کہ نامبردہ کی ایک ہمشیرہ ہمارے ایک چچازاد بہائی غلام حسین نام کو بیاہی گئی تہی۔ غلام حسین عرصہ پچیس سال سے کہین چلا گیا۔ اور مفقود الخبر ہے۔ اسکی زمین ملکیت جسکا حق ہمین پہنچتا ہے نامبردہ کی ہمشیرہ کے نام کاغذات سرکاری مین درج کرادی گئی تہی۔ اب حال کے بندوبست مین جو ضلع گورداسپور مین جاری ہے نامبردہ یعنے ہمارے خط کے مکتوب الیہ نے اپنی ہمشیرہ کی اجازت سے یہ چاہا کہ وہ زمین جو چار ہزار یا پانچہزار روپیہ کی قیمت کی ہے اپنے بیٹے محمد بیگ کے نام بطور ہبہ منتقل کرادین۔ چنانچہ ان کی ہمشیرہ کی طرف سے یہہ ہبہ نامہ لکہا گیا۔ چونکہ وہ ہبہ نامہ بجز ہماری رضامندی کے بیکار تہا۔ اسلئے مکتوب الیہ نے بتمامتر عجز وانکسار ہماری طرف رجوع کیا تا ہم اُس ہبہ پر راضی ہوکر اُس ہبہ نامہ پر دستخط کردین اور قریب تہا کہ دستخط کر دیتے لیکن یہ خیال آیا کہ جیسا کہ ایک مدت سے بڑے بڑے کامون مین ہماری عادت ہے جناب الٰہی مین استخارہ کر لینا چاہیئے۔ سو یہی جواب مکتوب الیہ کو دیا گیا۔ پہر مکتوب الیہ کے متواتر اصرار سے استخارہ کیا گیا وہ استخارہ کیا تہا گویا آسمانی نشان کی درخواست کا وقت آپہنچا تہا جسکو خدا تعالے نے اس پیرایہ مین ظاہر کر دیا۔

اُس خدائے قادر وحکیم مطلق نے مجہے فرمایا کہ اس شخص کی دختر کلان کے نکاح کیلئے سلسلہ جنبانی کر اور اُنکو کہہ دے کہ تمام سلوک اور مروت تم سے اسی شرط سے کیا جائیگا اور یہہ

نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا - اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء مین درج ہین لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائیگی وہ روز نکاح سے اڑہائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائیگا - اور ان کے گہر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑیگی - اور درمیانی زمانہ مین بہی اس دختر کے لئے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئینگے +

پہر ان دنون مین جو زیادہ تصریح اور تفصیل کے لئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالے نے یہ مقرر رکہا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلان کو جسکی نسبت درخواست کی گئی تہی ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح مین لاویگا - اور بیدینون کو مسلمان بناویگا - اور گمراہون مین ہدایت پہیلاویگا - چنانچہ عربی الہام اس بارے مین یہ ہے - کذبوا بآیاتنا وکانوا بہا یستہزءون ہ فسیکفیکہم اللہ ویردہا الیک لا تبدیل لکلمات اللہ ط ان ربک فعال لما یرید انت معی وانا معک - عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا - یعنے انہون نے ہمارے نشانون کو جہٹلایا - اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تہے سو خدا تعالے ان سب کے تدارک کے لئے جو اس کام کو روک رہے ہین تمہارا مددگار ہوگا اور انجام کار اس کی اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائیگا - کوئی نہین جو خدا کی باتون کو ٹال سکے - تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچہ چاہے وہی ہو جاتا ہے تو میرے ساتہ اور مین تیرے ساتہ ہون اور عنقریب وہ مقام تجہے ملیگا جس مین تیری تعریف کیجائیگی یعنے گو اول مین احمق اور نادان لوگ بدباطنی اور بدظنی کی راہ سے بدگوئی کرتے ہین اور نالائق باتین موہنہ پر لاتے ہین - لیکن آخر خدا تعالے کی مدد کو دیکہکر شرمندہ ہونگے - اور سچائی کے کہلنے سے چارون طرف سے تعریف ہوگی"

اس کے بعد کادیانی نے اخبار نور افشان کے اس اعتراض کا کہ "اگر یہ الہام خدا کی طرف تہا تو اسکا پوشیدہ کیون رکہا - اپنے خطوط مین اسکو پوشیدہ رکہنے کی تاکید کیون کی" ایسا ادا ہی

واہی جواب دیا ہے جو عذر بدتر از گناہ کا مصداق ہے۔ **اخیر** مین کہا ہے کہ یہ پیشگوئی اس زمانہ مین کی
تہی۔ جبکہ ہنوز وہ لڑکی نابالغ تہی یعنے آٹھ یا نو برس کی تہی۔ تو اسپر نفسانی افترا کا گمان کرنا اگر حماقت
نہین تو اور کیا ہے۔

خاکسار۔ غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور

ازآنجا کہ پیشگوئی یا الہام فرضی نتیجہ جو احتلام کا دیانی تہا اور اسی وجہ سے وہ اس پیشگوئی کے مضمون اور
وعدہ پر دل سے مطمئن نہ تہا اور خوب جانتا تہا کہ مین نے ایک شکار کے لئے جال پہیلایا ہے۔ جو ہاتھ پاؤن
مارنے کے بغیر دام مین آنا نہایت مشکل ہے۔ **لھذا** اس نے اس وعدہ پر صبر و سکوت اختیار نہ کیا۔ بلکہ فوراً
و ناچار و حیران و بیقرار ہوکر ناجائز وسائل و تدبیرون کے درپے ہوگیا۔ پس **پہلے** تو اس نے **مرزا
احمد بیگ** اپنی فرضی زوجہ کے والد کو ڈرانا اور پُہسلانا شروع کیا۔ اور کئی خط متضمن ترغیب و ترہیب
(ڈرانے) کے ذریعہ سے اسکو دام مین لانا چاہا۔ اور جب وہ قابو مین نہ آیا۔ تو پہر اسکی **ہمشیرہ کو جو**
کادیانی کے بیٹے **فضل احمد** کے خوشدامن تہی۔ (اس خیال سے کہ عورتین عموماً بزدل ہوتی
ہین۔ اور ایسی باتین سنکر ڈرجاتی ہین) ڈرانا اور پُہسلانا چاہا اور اسکے نام ایک خط رجسٹری شدہ
متضمن ترغیب و ترہیب روانہ کیا۔ وہ عورت بہی جوانمرد نکلی۔ تو پہر **اسکے** شوہر کو **مرزا علی شیر
بیگ** کے نام اسی مضمون کا خط لکہا وہ خط ذیل مین نقل کیا جاتا ہے جسمین پہلے خطوط کی بہی تصدیق
پائی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی ۔ مشفقی مرزا علی شیر بیگ صاحب سلمہ اللہ تعالے۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ
اللہ تعالے۔ خوب جانتا ہون کہ مجہکو آپسے کسی طرح سے فرق نہ تہا اور مین آپکو ایک غریب مزاج اور نیک خیال آدمی اور
اسلام پر قایم سمجہتا ہون۔ لیکن اب جو مین آپکو ایک خبر سناتا ہون آپکو اسسے بہت رنج گذریگا۔ مگر مین محض للہ ان
لوگون سے تعلق چہوڑنا چاہتا ہون جو مجہے ناچیز بتاتے ہین اور دین کی پروا نہین رکہتے۔ آپکو معلوم ہے کہ مرزا
احمد بیگ کی لڑکی کے بارے مین اُن لوگون کے ساتھ کسقدر میری عداوت ہورہی ہے۔ اب مین نے سنا ہے
کہ عید کی دوسری یا تیسری تاریخ کو اس لڑکی کا نکاح ہونیوالا ہے۔ اور آپکے گہر کے لوگ اس مشورہ مین ساتھ ہین

ملہ یہ حماقت اس صورت مین مسلم ہوتی ہے جبکہ وہ لڑکی ہمیشہ نو ہی برس کی رہتی۔ اور جبکہ وہ فقط منظور ہو جانے کے
بعد دو تین ہی برس مین [illegible]

آپ سمجھ سکتے ہین کہ اس نکاح کے شریک میرے سخت دشمن ہین بلکہ میرے کیا دین اسلام کے سخت دشمن ہین عیسائیون کو ہنسانا چاہتے ہین۔ ہندوؤن کو خوش کرنا چاہتے ہین۔ اور اللہ رسول کے دین کی کچھ بھی پروا نہین رکھتے۔ اور اپنی طرف سے میری نسبت ان لوگون نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ اسکو خوار کیا جائے۔

ذلیل کیا جاہیئے۔ روسیاہ کیا جاہیئے۔ یہ اپنی طرف سے ایک تلوار چلانے لگے ہین۔ اب مجھکو بچا لینا اللہ تعالے کا کام ہے۔ اگر مین اسکا ہون تو ضرور مجھے بچالیگا اگر آپکے گھر کے لوگ سخت مقابلہ کرکے اپنے بھائی کو سمجھاتے تو کیون نہ سمجھ سکتا۔ کیا مین چوہڑا۔ چمار تھا جو مجھکو لڑکی دینا عار یا ننگ تھی۔ بلکہ وہ تو ابتک ہان سے ہان ملاتے رہے اور اپنے بھائی کے لئے مجھے چھوڑ دیا۔ اور اب اس لڑکی کے نکاح کے لئے سب ایک ہو گئے۔ یون تو مجھے کسی کی لڑکی سے کیا غرض کہین جائے مگر یہ تو آزمایا گیا کہ جنکو مین خویش سمجھتا تھا اور جنکی لڑکی اپنی چاہتا تھا کہ اسکی اولاد ہو اور میری وارث ہو وہی میرے خون کے پیاسے رہے میری عزت کے پیاسے ہین اور چاہتے ہین کہ خوار ہو اور اسکا روسیاہ ہو۔ خدا بے نیاز ہے جسکو چاہے روسیاہ کرے۔ مگر اب تو وہ مجھے آگ مین ڈالنا چاہتے ہین۔ مین نے خط لکھا کہ پرانا رشتہ مت توڑو خدا تعالے سے خوف کرو کسی نے جواب نہ دیا۔ بلکہ مین نے سنا ہے کہ آپکی بیوی نے جوش مین آکر کہا کہ ہمارا کیا رشتہ ہے۔ صرف **عزت بی بی** نام کیلئے **فضل احمد** کے گھر مین ہے بیشک وہ طلاق دیدیوے ہم راضی ہین۔ اور ہم نہین جانتے کہ یہ شخص کیا بلا ہے ہم اپنے بھائی کی خلاف مرضی نہین کرینگے۔ یہ شخص کہین مرتا بھی نہین۔ پھر مین نے رجسٹری کرا کر آپکی بیوی صاحبہ کے نام خط بھیجا مگر کوئی جواب نہ دیا۔ اور بار بار کہا کہ اس سے ہمارا کیا رشتہ باقی رہگیا ہے۔ جو چاہے سو کرے ہم اسکے لئے اپنے خویشون سے اپنے بھائیون سے جدا نہین ہو سکتے مرتا مرتا رہگیا۔ کہین مر ابھی ہوتا۔ یہ باتین آپکی بیوی صاحبہ کی مجھے پہنچی ہین۔ بیشک مین ناچیز ہون ذلیل ہون اور خوار ہون۔ مگر خدا تعالے کے ہاتھ مین میری عزت ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اب جب مین ایسا ذلیل ہون۔ تو میرے بیٹے سے تعلق رکھنے کی کیا حاجت ہے۔ لہذا مین نے آپکی خدمت مین خط لکھدیا ہے کہ اگر آپ اپنے ارادہ سے باز نہ آوین اور اپنے بھائی کو اس نکاح سے روک نہ لین تو پھر جیسا کہ آپکا خود منشا ہے۔ میرا بیٹا فضل احمد بھی آپکی لڑکی کو نکاح مین رکھ نہین سکتا۔ بلکہ ایکطرف جب محمدی[۵] کا کسی شخص سے نکاح

---

۵ یہ حضرت اکذب کادیانی صاحب کی نظر منظور خاتون کا نام ہے

ہوگا تو دوسری طرف فضل احمد آپکی لڑکی کو طلاق دیدیگا۔ اور اگر نہیں دیگا۔ تو میں اسکو عاق اور لاوارث کرونگا۔ اور اگر میرے لئے احمد بیگ سے مقابلہ کروگے۔ اور یہ ارادہ اسکا بند کردو گے تو میں بدل و جان حاضر ہوں۔ اور فضل احمد کو جو اب میرے قبضہ میں ہے ہر طرح سے درست کرکے آپکی لڑکی کی آبادی کیلئے کوشش کرونگا۔ اور میرا مال اسکا مال ہوگا۔ لہذا آپ کو بھی لکھتا ہوں کہ آپ اس وقت کو سنبھال لیں اور احمد بیگ کو پورے زور سے خط لکھیں کہ باز آجائیں۔ اور گھر کے لوگوں کو تاکید کریں۔ کہ وہ بھائی کو لڑائی کرکے روک دیوے ورنہ مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ اب ہمیشہ کیلئے رشتہ ناتے توڑ دونگا۔ اگر فضل احمد میرا فرزند اور وارث بننا چاہتا ہے تو اسی حالت میں آپ کی لڑکی کو گھر میں رکھیگا۔ جب آپکی بیوی کی خوشی ثابت ہو ورنہ جہاں میں رخصت ہوا ایسا ہی سب ناتے رشتے ٹوٹ گئے۔ یہ باتیں خطوں کی معرفت مجھے معلوم ہوئی ہیں میں نہیں جانتا کہ کہاں تک درست ہیں۔ واللہ اعلم بالواقعہ۔ خاکسار غلام احمد لودہانہ اقبال گنج ۴ مئی ۱۸۹۱ء

جب وہ صاحب بھی قابو میں نہ آئے تو کادیانی نے اپنی **پرانی بیوی** اور **بچوں** کو جو مرزا احمد بیگ کے خیر خواہ و صلاح کار تھے۔ گھورنا اور ڈرانا شروع کیا۔ اور ان کو ایسی ناجائز دہمکی دی کہ کسی بڑے سے بڑے شہوت پرست کو (بشرطیکہ وہ شریف کہلاتا ہو) اسپر جرات نہو سکی۔ عاجزہ اور ضعیف العمر **بیوی** کو طلاق دینے کا ڈر سنایا۔ اور **بچوں کو عاق** اور لاوارث کردینے کا۔ اور اس مضمون کا اشتہار چھاپکر شایع و مشتہر کردیا۔ جو رسالہ نمبر ۵ جلد ہذا کے صفحہ ۱۴۵ میں منقول ہے۔ اور **ادہر** فریق ثانی ناکح اور اسکے وارثوں کو دہمکانا۔ اور ڈرانا شروع کیا۔ مرزا **سلطان محمد بیگ** کو یہ کہا کہ تم اس تعلق کو قطع کردو۔ تمہارا نکاح دوسری جگہہ کرادیا جاویگا۔ تمہاری جوانی پر مجھے رحم آتا ہے۔ تم اس ارادہ سے باز آؤ اور اسکے وارثوں کو متعدد خطوں کے ذریعہ سے ڈرایا اور دہمکایا۔ مگر وہ لوگ بھی جوانمرد نکلے۔ اور اسکی دہمکیوں کو گیدڑ بھبکیاں قرار دیکر اپنے خیال پر قایم و مستحکم رہے۔ ان کے نام کے خطوط کو ہم اس مقام میں نقل کرنیکی گنجایش نہیں دیکھتے۔ اور بجاے اسکے کادیانی کے اعتراف و اقرار تخویف (ڈرانے) و خطوط نویسی کو نقل کرنا کافی سمجھتے ہیں۔ آپ اشتہار **چار ہزار** کے نوٹ صفحہ ۲ میں فرماتے ہیں۔ "احمد بیگ کے داماد کا یہ قصور تھا۔ کہ اسنے تخویف کا اشتہار دیکھکر اسکی پروا نگی خط پر خط بھیجے گئے۔ ان سے کچھ نڈا

پیغام بھجکر سمجھایا گیا۔ کسی نے اسطرف ذرا التفات نکی۔ اور احمد بیگ سے ترک تعلق نہ چاہا بلکہ وہ سب گستاخی و استہزا مین شریک ہوئے۔ سو یہی مقصود تہا کہ پیشگوئی کو سنکر بہ زاطہ کرنے پر راضی ہو مگر اے حضرات ناظرین! چونکہ وہ الہام محض کذب اور صرف نتیجہ جوش احتلام کادیانی تہا۔ (اگر اسمین صدق کا دخل ہوتا تو کادیانی اسکو سچ بنانیکے لئے ان مکروہات کا مرتکب ہوتا۔ کہ بیوی کو طلاق اور بیٹون کو عاق اور بہو کو بیٹے سے طلاق) لہذا اس کا کوئی ناجائز حیلہ کارگر ہوا۔ اور سات تاریخ اپریل ۱۸۹۲ء کو کادیانی کی منکوحہ آسمانی کا نکاح ثانی اسی بیگ مین (حران) مرزا سلطان محمد سے ہوگیا۔ خدا اسکو اس نکاح و بیگاہ متمتع رکہے ہوگیا۔ چنانچہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۱۵ کے صفحہ ۱۶ مین کادیانی سے منقول ہے۔

پہر اس نکاح سے چار مہینے کے بعد مرزا احمد بیگ نے حسب مقتضائے قضا و قدر و تقاضائے عمر رحلت کی تو اس سے کادیانی کی چڑہ مچگئی اور رال ٹپک پڑی۔ آپنے بغلین بجانی شروع کردین اور متعدد تحریرات مین (کہ از انجملہ بعض اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۱۵ مین منقول ہین) یہ باتین کہین کہ اسکی موت میری ہی پیشگوئی کا اثر ہے اور آئندہ سلطان محمد کے لئے بہی موت تیار ہے۔

ہر چند جنرل جرنل اشاعۃ السنہ نے کادیانی کی ان باتون کا دندان شکن جواب دیدیا اور جلد ۱۵ کے نمبر اول مین اسپر **پچاسی سوالات** جرح کرکے اسکو مجروح و نیم بسمل بلکہ مردہ کردیا۔ ان سوالات مین اسنے یہ ثابت کردیا۔ کہ ایسی پیشگوئیان نجومی و جفری جوتشی بہی کیا کرتے ہین جو بعض اوقات سچی نکلتی ہین۔ یہ پیشگوئی الہامی نہین ہوسکی۔ جن کے جواب مین کادیانی سے بجز سکوت کچہہ بن نہ پڑا۔ جس سے سمجہا گیا۔ کہ بس اب کادیانی پر دم ہٹ گیا۔ مگر اے حضرات ناظرین! کادیانی بڑا صاحب حملہ و نافہمہ ہے۔ وہ اسقدر سوالات جرح کے مار کہہ کر بیہوش و بے حس ہوکر بہر سر کہپا پڑا۔ اور پہر بہی مرزا احمد بیگ کی موت کو اپنے الہام کا نتیجہ قرار دیکر اس سے مرزا سلطان محمد اور ان کے بہی خواہان اہل اسلام کو ڈرانے لگ گیا۔ اور اپنے دام افتادہ احمقون کو اپنی [illegible] پہ جتانے لگا چنانچہ رسالہ شہادۃ القرآن مطبوعہ ۱۸۹۳ء کے صفحہ نمبر ۸۱ مین اسنے کہا ہے۔

نمبر ۱ پچاس سوالات کے جواب [illegible] اس عاجز کی طرف سے [illegible] جیسا کہ منشی محمد [illegible]

آتہم صاحب امرتسری کی نسبت پیشگوئی جسکی میعاد ۵ جون ۱۸۹۳ء سے پندرہ مہینے تک اور پنڈت لیکھرام پشاوری
کی موت کی نسبت پیشگوئی جسکی میعاد ۱۸۹۳ء سے چھہ سال تک ہے اور پھر مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری کی داماد
کی موت کی نسبت پیشگوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جسکی میعاد آجکی تاریخ سے جو اکیس ستمبر ۱۸۹۳ء ہے قریباً گیارہ
مہینے باقی رہگئی ہے یہ تمام امور جو انسانی طاقتون سے بالکل بالاتر ہین ایک صادق یا کاذب کی شناخت کیلئے
کافی ہین کیونکہ احیا اور اماتت دونون خدا تعالے کے اختیار مین ہین اور جبتک کوئی شخص نہایت درجہ کا
مقبول نہو خدا تعالی اُسکی خاطر سے اُسکے دشمن کو اُسکی دُعا سے ہلاک نہین کرسکتا۔ خصوصاً ایسے موقع پر کہ
وہ شخص اپنے تئین منجانب اللہ قرار دیوے اور اپنی اُس کرامت کو اپنے صادق ہونیکی دلیل ٹھہراوے۔ سو پیشگوئیان
کوئی معمولی بات نہین جو انسان کے اختیار مین ہو بلکہ محض اللہ جلشانہ کے اختیار مین ہین۔ سو اگر کوئی طالب حق ہے تو
ان پیشگوئیون کے وقتون کا انتظار کرے۔ یہ تینون پیشگوئیان ہندوستان اور پنجاب کی تینون بڑی قومون پر حاوی
ہین یعنے ایک مسلمانون سے تعلق رکہتی ہے اور ایک ہندوؤن سے اور ایک عیسائیون سے اور انمین سے وہ پیشگوئی
جو مسلمان کی قوم سے تعلق رکہتی ہے بہت ہی عظیم الشان ہے کیونکہ اسکے اجزا یہ ہین (۱) کہ مرزا احمد بیگ
ہوشیارپوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔ (۲) اور پھر داماد اسکا جو اسکی دختر کلان کا شوہر ہے
اڑہائی سال کے اندر فوت ہو۔ (۳) اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلان فوت نہو۔ (۴) اور پھر
یہ کہ وہ دختر بہی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔ (۵) اور پھر یہ کہ یہ عاجز بہی ان تمام واقعات
کے پورے ہونے تک فوت نہو۔ (۶) اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جاوے اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے
اختیار مین نہین۔"

وازانجا کہ خدا تعالی ہمیشہ آخر کار جہوٹون کا مونہہ کالا کرتا ہے۔ گو ایک وقت تک اُن پر
حمرۃ الخجل (ندامت کی سرخی چہرہ) رہی۔ لہذا سات اپریل ۱۹۰۸ء سے اڑہائی سال کی مدت گذر گئی
مرزا سلطان محمد زندہ صحیح وسالم خوش وخرم رہا۔ اور اس نکاح سے انکو خدا نے ولد صالح بہی عطا کیا جس سے
کادیانی کی دروغگوئی اور ذلت اور رسوائی **اسلامی** دنیا پر ظاہر ہوئی اور اسکی پیشگوئی جہوٹی نکلی۔ مگر
اسے حضرات کادیانی بڑا صاحب حیا باحوصلہ و ہاضمہ ہے۔ کہ وہ اس ذلت اور رسوائی کو ہی

شیر مادر کی طرح غٹ غٹ کر کے نوش فرما کر ہضم کر گیا۔ اور اس نوجوان کی عدم وفات پر اس نے ایسی راست بیانی کی ہے جسنے جہان کے بے شرمون اور جھوٹون کو مات کر دیا۔ ۲۰ اکتوبر ۱۹۱۱ء کو اس نے بعنوان ذیل کی ایک تحریر شایع کی ہے۔

مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری اور اسکے داماد سلطان محمد کی نسبت جو پیشگوئی کی تہی اسکی حقیقت

اس تحریر مین چونکہ کادیانی نے حسب عادت قدیم تطویل بلا طایل کی ہے اور پورے ایک صفحہ پر بیہودہ سرائی اس سے ہوئی ہے۔ لہذا ہم اسکی پوری عبارت کی نقل کرنیکی اسمقام مین گنجایش نہین پاتے صرف اسکا خلاصہ نقل کرتے ہین۔

اس تحریر کا خلاصہ مطالب ذیل ہین

(۱) اس پیشگوئی کے دو حصے تہے۔ پہلا اور بڑا مرزا احمد بیگ کی وفات تہی۔ دوسرا حصہ اسکے داماد مرزا سلطان محمد بیگ کی وفات۔

(۲) پہلا حصہ پورا ہو گیا جسکا اقرار صاحب اشاعۃ السنہ نے بہی کیا۔ اور کہا ہے کہ اگرچہ پیشگوئی تو پوری ہو گئی مگر یہ الہام سے نہین۔ بلکہ نجوم یا رمل وغیرہ سے کی گئی تہی۔

(۳) دوسرا حصہ گو میعاد مین پورا نہین ہوا۔ مگر بعد میعاد پورا ہوگا۔ میعاد مین پورا نہونے کی وجہ یہہ ہے کہ مرزا سلطان محمد بیگ بہی عبد اللہ آتہم کی طرح ڈر گیا تہا۔ بلکہ اسکے دل پر شدید خوف وحزن وارد ہوا تہا۔ اسلئے وعدہ عذاب موت کو خدا نے میعاد سے ٹلا دیا۔

(۴) مرزا سلطان محمد بیگ کے ڈر جانے پر دو دلیلین ہین۔ ایک **عقلی** دوسری **نقلی** (روایتی)۔ عقلی یہہ ہے کہ جب ایک پیشگوئی مین دو شخصون کے مرنے کی خبر دیجاوے۔ اور ان مین سے ایک شخص مطابق پیشگوئی فوت ہو جاوے تو اس سے دوسرے کا ڈر جانا لازمی امر ہے۔ بناءً علیہ خبر پیشگوئی کے مطابق مرزا احمد بیگ کے مرجانے سے سلطان محمد بیگ ایسا ڈر گیا ہوگا کہ گویا وہ جیتا ہی مر گیا۔

نقلی (روایتی) دلیل یہ ہے کہ مرزا سلطان محمد بیگ کے بزرگوں کی طرف سے ہمیں دو خط پہنچے۔ جو ایک حکیم صاحب باشندہ لاہور کے ہاتھ کے لکھے ہوئے تھے جنہیں انہوں نے اپنی توبہ و استغفار کا حال لکھا ہے۔ سو ان تمام قرائن کو دیکھکر ہمیں یقین ہو گیا تھا کہ تاریخ وفات سلطان محمد قایم نہیں رہ سکتی۔

(۵) مرزا سلطان محمد بیگ کے ڈر جانے سے اس عذاب کا ٹلجانا گو اس پیشگوئی میں بطور شرط مذکور نہ تھا۔ مگر یہ ربانی کتابوں کی تعلیم سے ثابت و معلوم ہے۔ کہ خدا تعالے موقت و موعود عذاب موت کو لوگوں کے ڈر جانے سے اپنے وقت سے ٹلا دیا کرتا ہے۔ اور یہ خدا تعالی کی قدیم سنت ہے۔ لہذا اگر کسی خبر و پیشگوئی میں اسکا ذکر بطور شرط نہ بھی ہو تو بھی خدا تعالے اسکا لحاظ کرتا ہے اور اسکا خلاف ہرگز نہیں کرتا۔

(۶) اس سنت الہی سے مولوی عبد الجبار امرتسری اور مولوی رشید احمد گنگوہی۔ اور ابو سعید محمد حسین واقف ہیں۔ اگر وہ اس سے انکار کریں تو وہ تینوں یا ان میں سے کوئی ایک تاریخ مقرر کر کے جلسہ عام میں مجھ (کادیانی) سے اس بارہ میں نصوص صریحہ کتاب اللہ اور احادیث نبویہ اور کتب سابقہ سنیں اور صرف دو گھنٹے تک مجھے ان کے بیان کرنے کی مہلت دیویں۔ پھر اگر ان کا یہ خیال ہو گا کہ یہ دعوے نصوص صریحہ سے ثابت نہیں۔ اور جو دلایل بیان کئے گئے ہیں وہ باطل ہیں۔ تو ہم دو سو روپیہ انعام دینگے۔ اگر وہ قسم کھا کر کہدینگے کہ وہ دلائل باطل ہیں۔ اور خدا تعالی کی عادت نہیں ہے کہ وہ اپنے وعدوں اور میعادوں میں کسی کی توبہ یا خوف سے تاخیر ڈالدیتا ہے

یہ آپکے آٹھ صفحہ کے پورے مطالب کا خلاصہ ہے۔ اب ناظرین اسپر ہماری ریمارکس یا تنقیح سنیں

نمبر اول میں جو آپنے فرمایا ہے کہ اس پیشگوئی کا بڑا حصہ مرزا احمد بیگ کی موت تھی۔ یہ اسلئے فرمایا ہے کہ احمد بیگ مر چکا تھا۔ وہ نہ مرتا تو یہی چھوٹا حصہ ہو جاتا۔

مگر کادیانی کے اصل الہام یا احتلام **اشتہار** ۱۰ جولائی ۸۸ء منقول ص ۱۵۸ ازالہ رسالہ ہذا

اور اشتہار ۲ مئی ۱۸۹۲ء منقول ص ۱۴۵ اور اسکے خط ۴ مئی ۱۸۹۳ء منقول ص ۱۸۴ اور اسکے مضمون شہادت القرآن منقول ص ۱۸۶ کے ناظرین پر مخفی نہوگا۔ کہ بڑا حصہ اس الہام و پیشگوئی کا اور اصل مقصود الہام منکوحہ آسمانی کا دیانی کا اسکے پاس پہونچ آنا ہے۔ اور موت مرزا احمد بیگ تو اسکا ایک چہوٹا حصہ اور ایک ذریعہ یا زینہ ہے۔ اسکو کادیانی کا بڑا حصہ قرار دیتا ہے۔ سفید جہوٹ ہے۔

نمبر ۲ مین جو کادیانی نے کہا ہے کہ پہلے حصہ کو پورے ہونیکا صاحب اشاعۃ السنہ نے اعتراف کر لیا ہے یہ بہی سفید جہوٹ ہے۔ اور دروغ گویم برروے تو" کا مصداق کادیانی سچا ہے تو بتا دے کہ اشاعۃ السنہ کا یہ اعتراف کس صفحہ مین مرقوم ہے۔ اشاعۃ السنہ کے ص ۳۹ جلد (۱۵) نمبر (۲) مین تو اسکے وقوع سے لاعلمی ظاہر کی گئی ہے۔

نمبر ۳ مین جو کادیانی نے مرزا سلطان احمد بیگ کا ڈر جانا بیان کیا ہے۔ یہ بہی محض کذب ہے ہم نے ایک دوست (منشی محمد سعید نقشہ نویس راولپنڈی) کی معرفت مرزا سلطان محمد بیگ سے بضمن چند سوالات اس امر کے متعلق سوال کیا۔ تو انہون نے جواب مین ڈرنے سے انکار کیا۔ جو معہ سوال ذیل مین نقل کیا جاتا ہے۔

سوال سوم۔ مرزا غلام احمد کے الہام سے آپکے دل پر کیا اثر ہوا تہا کیا آپ ڈر گئے تہے یا نہین۔

جواب۔ مرزا صاحب کو مین جہوٹا اور دروغگو جانتا تہا۔ اور جانتا ہون۔ اور مین مسلمان آدمی ہون۔ خدا کا ہر وقت شکر گذار ہون۔ سلطان محمد بیگ۔ بقلم خود۔

حضرات ناظرین! کیا آپ یہ جانتے ہین کہ در صورت انکار خوف مرزا سلطان محمد بیگ سے کادیانی نے قسم کا مطالبہ بوعدہ انعام **یکہزار لغایت چہار ہزار** کیون نہین کیا۔ جیسا کہ عبد اللہ آتہم سے کیا تہا ہے **اسکی وجہ** ہم سے سنیں۔ کادیانی کو خوب یقین تہا کہ سلطان محمد سپاہی ہے نوجوان ہے انگریزی خوان ہے پولیس والون کا صحبتی اور متعلق ہے۔ وہ اپنے سچے انکار پر فوراً قسم کہا کر روپیہ وصول کرے گا۔ عبد اللہ آتہم کی طرح بڈہا اور ضعیف القلب عیسائی نہین۔ کہ وہ سچی قسم سے بہی ڈر جائے گا۔

حضرت! اس جھوٹے مسیح کی ان پالیسیون کو دیکھیں اور اسکے مکار اور عیار ہونیکی یقین کرین

نمبر ۴ میں جو مرزا سلطان محمد بیگ کے ڈر جانے پر **عقلی دلیل** بیان کی ہے۔ وہ بھی محض دروغ و مغالطہ ہے عقلمند انسان اگر کسی پیشگوئی کرنیوالے کو جھوٹا جانتا ہو تو ایک نہیں ہزار بار اگر وہ کسی شخص کی موت کی نسبت پیشگوئی کرے۔ اور پھر وہ شخص فوت بھی ہوجاوے تو وہ عقلمند اس موت کو پیشگوئی کا اثر نہیں سمجھتا۔ اور نہ اس سے ڈرتا ہے۔ بناءً علیہ احمد بیگ کی موت سے سلطان محمد کا ڈر جانا لازمی و ضروری نہیں اور جو **نقلی** (روایتی) دلیل بیان کی ہے وہ ہرگز لائق اعتماد و قبول نہیں کیونکہ اس روایت کے راوی اور ان خطوں کے کاتب حکیم فضل الٰہی صاحب متوطن (کوٹ بھوانیداس ضلع گوجرانوالہ) مقیم لاہور نے خاکسار نے انکو اپنے فرودگاہ لاہور میں بلاکر حال دریافت کیا تو انہوں نے چند اشخاص کے سامنے اقرار و اقبال کیا کہ ان خطوں کا کاتب میں ہی ہوں۔ اور ان کی یہ روایت کادیانی کی تائید و تصدیق میں تین وجہ سے لائق قبول و اعتماد نہیں

وجہ اول کہ ان خطوں میں بقول کادیانی وحسب بیان حکیم صاحب مرزا سلطان محمد بیگ صاحب کا کوئی اعتراف قصور و توبہ درج نہیں جو کچھ ہے ان کے بزرگوں کی طرف سے ہے۔ و از انجا کہ مقصود نکاح ثانی زوجہ آسمانی کادیانی کا مرتکب اصل مباشر خود مرزا سلطان محمد بیگ صاحب ہیں نہ انکے بزرگ جو صرف معاون و مشیر ہیں۔ لہذا وہ اعتراف قصور و توبہ اصل مباشر کے انکار و اصرار کے مقابل **کان لم یکن** و ناقابل اعتبار ہے۔

وجہ دوم یہ کہ مرزا سلطان محمد بیگ نے اپنی اس تحریر میں جو ہمارے سوالات کے جوابات میں انہوں نے ارسال کی ہے۔ اس سے بھی انکار کیا ہے کہ ان کے کسی رشتہ دار نے کوئی خط متضمن توبہ و استغفار مرزا غلام احمد کے نام بھیجا ہو۔ لہذا ان خطوں کا اعتراف قصور و توبہ باوجودیکہ وہ غیر مباشر کا اعتراف ہے۔ اور غیر راقم کی قلم سے لکھا ہوا ہے۔ لائق اعتبار نہیں ہے۔

وجہ سوم اسلئے کہ اس اعتراف توبہ کے ناقل و کاتب حکیم فضل الٰہی صاحب ہیں اور وہ کادیانی کے ہی جیسے حواری (مددگار) اور ذوالوجہین (دو رخے) ہیں مسلمانوں کی جماعت میں وہ

وہ آتے ہین۔ تو کہتے ہین کہ ہم کادیانی کا حواری نہین ہین۔ اور جب کادیانی کے حواریون اور مریدون سے خلوت کرتے ہین تو ان کے ہم صفیر و ہمدگار بن جاتے ہین۔ انکی اس دو رنگی حالت پر سر دست تین دلائل پیش کیے جاتے ہین۔ باقی پھر سہی۔ اگر حکیم صاحب نے ہم سے اسباب ان چھیڑ چھاڑ کی۔ یا رہاتی صحبت باقی

پہلی دلیل یہ ہے کہ وہ ان کے خاص مذہبی جلسون اور کمیٹیون کے ممبر ہوتے ہین۔ اور انکی بعض مذہبی مجلسین انہی کے خاص اہتمام سے اور انہی کے خاص مکان پر ہوتی ہین اسکی تصدیق چاہیے تو حافظ **فضل احمد و مولا بخش** کا اشتہار مباحثہ جو حکیم صاحب ہی کے مکان کے پتہ سے جاری کیا گیا ہے ملاحظہ کرو

دوسری دلیل یہ ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً کادیانی کے عقاید کفریہ کی تائید و تصدیق کے لیے کھڑے ہو جاتے ہین۔ **دو دفعہ** خاکسار کے فرودگاہ پر آئے۔ اور عقاید کادیانی کے حامی بنے۔ **ایکدفعہ** اسبات کا ثبوت لیکر آئے کہ جو کادیانی ملائکہ کو ارواح کواکب قرار دیا ہے یہ کفر نہین ہے۔ **دوسری دفعہ** اس امر کا ثبوت آپنے پیش کیا کہ جو کادیانی نے آیت و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کو اپنے اوپر لگایا ہے یہ کفر نہین ہے۔ جب ہم نے ان باتون کا کفر ہونا ان کے سامنے ثابت کیا۔ تو باوجودیکہ عاجز اور لاجواب ہو گئے مگر پھر بھی ان باتون مین کادیانی کی تائید کرنے سے باز نہ آئے۔ اور اس لاجواب ہونیکے بعد **شیخ محی الدین** واعظ انجمن حمایت اسلام کے نام اس مضمون کا رقعہ لکھ مارا کہ جو کادیانی نے اپنے آپ کو مرسل یزدانی لکھا ہو اسکا ثبوت قرآن و حدیث مین موجود ہے۔ اور اسکی تفصیل مین پورا مرزائی بنکر دکھا دیا۔

تیسری دلیل یہ ہے کہ وہ کادیانی کے حواریون اور اسکے مذہب پھیلانیوالون کو تبرعاً و احساناً بلا معاوضہ مالی مدد دیتے ہین۔ اور کادیانی کے مخالفون اور نکتہ چینیون کا بالعوض اور بدراجہی حق بھی ادا نہین کرتے۔ تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ لاہور مین ایک شخص **قطب الدین** نام از اعضا ساکنہ و عضو بریدہ (جو اس عاجز کا شاگردان شاگرد ہے۔ اور بدقسمتی سے اور کم علمی کی وجہ سے کادیانی کے دام مین پھنس گیا ہوا ہے) کادیانی کی تائید مین بر سر بازار وعظ کہتا پھرتا تھا۔ (جسکا صلہ و انعام بھی اُسنے بر سر بازار زد و کوب مسلمانون سے پایا۔) اسکو حکیم صاحب نے علی رؤس الاشہاد (لوگون کے سامنے) زر دیکر

دیئے - تاکہ اور لوگ بہی انکی تقلید کرین اور اسکو مالی مدد دین - اور جب حکیم صاحب نے اشاعۃ السنہ کے ان پرچون کا جواب خاکسار سے مانگا گیا تہے معاوضہ طلب کیا - تو اسکے جواب مین آپنے اس مضمون کا رقعہ لکہا جس مین چندہ دینے سے انکار اور مفت رسالہ لینے کا سوال پایا جاتا ہے -

ان وجوہات ثلثہ سے ناظرین یقین کرینگے کہ حکیم صاحب قادیانی کے پکے حواری ہین - لہذا انکی روایت وشہادت قادیانی کی تائید مین مقبول نہین - مرزا سلطان محمد بیگ کے خوف پر عقلی ونقلی دلیل بیان کرکے جو قادیانی نے کہا ہے کہ ان تمام قرائن کو دیکہکر ہمین یقین ہو گیا تہا - کہ تاریخ وفات سلطان محمد بیگ قائم نہین رہ سکتے" یہ بہی محض جہوٹ ہے - اور بنا ر فاسد علی الفاسد - آپکو یہ یقین یا کم سے کم غالب ظن یا ادنی درجہ کا وہم بہی اسکا گذرتا تو آپ ۲۱ اکتوبر ۱۸۹۴ء سے پہلے اس مضمون کا اشتہار جاری کرتے - آپ اشتہار جاری کرنیکے ایسے عادی ہین - کہ اپنی محبوبہ زوجہ کا حمل اور مبغوضہ زوجہ کی طلاق اور اولاد کو عاق کرنیکے اشتہار سے نہین رک سکے پس اگر ان کو کچہہ بہی اشارہ عالم بالا سے ہوتا یا آپکا ملہم معلم الملکوت آپ کو القا کرتا یا واقعہ مین آپ کو کوئی خط معذرت بزرگان سلطان محمد کی طرف سے ملتا تو آپ ضرور اسکا اشتہار کرتے تاریخ وفات مرزا سلطان محمد بیگ گذر گئی - اور اس جوان کی صحت کے ساتہ زندگی آپکی شرمندگی کی موجب ہوئی - تب آپنے اپنے ایک چہیتے حواری کی مدد سے یہ ڈہکوسلہ بنا لیا - دنیا مین کون ایسا احمق ہے جو ان واقعات کو سنکر یا جانکر آپکے اس ڈہکوسلہ کو مان لیگا - اور اسکو آپ کی بناوٹ نہ کہیگا

نمبر ۵ مین جو آپنے ٹلجانیے آلہی وعید وعذاب کے ٹلجانیکو سنت قدیم خداوندی قرار دیا ہے - یہ بہی محض کذب ہے - جسکا کافی بیان اس جلد مین (صفحہ ۵۶ سے ۱...) تک ہو چکا ہے -

نمبر ۶ - مین جو آپنے ہم تینون مین سے کسی ایک کی قسم اس بیان پر چاہی ہے - اس قسم کے لئے خاکسار جس تاریخ وجس مقام مین بجز قادیان آپ چاہین حاضر ہے - مگر اسپر انعام دو ہزار روپیہ نہین چاہتا - بلکہ بجائے دو سو روپیہ کے آپکے مسلمان ہو جانے اور عقاید جدیدہ کفریہ سے آپ کے تائب ہونیکا طالب ہے - اور اگر آپ اس سے انکار کرین تو پہر اور انعام تجویز کیا جاویگا جو از قسم مال نہوگا - اسکا اظہار آپکے مسلمان ہونے اور عقاید کفریہ سے تائب ہونے سے انکار کے بعد کیا جائیگا -

اس قسم کے ناراست ہوئے کہ آپ مجھکو کوئی ڈر سنانا چاہتے ہیں تو اسکی میعاد تین دن مقرر کریں۔ اس سے زیادہ میعاد مقرر کرینگے تو آپکو منظور نہ کیا جائیگا۔ اور کمی میعاد کا آپکو اختیار بھی دیا گیا ہے چنانچہ صفحہ میں معروض ہوچکا ہے۔ اور اگر آپ اس انعام و شرط سے میری قسم منظور نہ کریں تو بالمقابل قسم میری بھی کریں اور اسپر بھی دو سو روپیہ جو آپنے تجویز کئے ہیں انعام لیں۔ مگر میں آپکی اور آپکے ان حواریوں کی جنکو میں آپکی مانند دہریہ و لامذہب جانتا ہوں قسم ہرگز منظور نہ کرونگا۔ آپ اور وہ لوگ تو دو سو روپیہ کیا دو روپیہ پر بھی قسم کہا جانیکو تیار ہوجائینگے۔ بلکہ میں آپکے گروہ سے ان لوگوں میں سے جو صرف دہریہ گری آگر آپکے دام میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور ہنوز مذہب و اسلامی اعتقاد کا حصہ انمیں باقی ہے۔ اور ان کے نام صفحہ میں گذر چکے ہیں۔ اول **خانصاحب محمد علی خان** رئیس مالیرکوٹلہ کی قسم چاہتا ہوں۔ وہ انہی الفاظ سے جو آپ مجھ سے کہلانا چاہتے ہیں یہ کہیں۔ اور اس پر قسم کہا جائیں۔ کہ ہم نے ان دلائل فریقین کو جو خدا تعالی کے موعود و موقت عذاب کے ٹل جانے یا نہ ٹلنے کی بابت کادیانی کے اشتہارات اور اشاعۃ السنہ کے مضامین میں بیان ہوئے ہیں بغور و تعمق سے ملاحظہ کیا ہے۔ ہمارا ایمان و کانشنس کی شہادت سے کادیانی کے دلائل غالب و راجح ہیں۔ اور اشاعۃ السنہ کے دلائل مرجوح و مغلوب ہیں۔ اور ہمکو ان دلائل سے یقین ہوگیا ہے کہ خدا تعالی اپنے موقت و موعود عذاب موت کو لوگوں کے سچے مسلمان ہوجانے سے بلکہ جھوٹی ایمان لانے سے بلکہ کافر رہکر بھی یکقدر ڈر جانیسے ٹلا دیا کرتا ہے۔ اس بیان میں ہم اپنے دلی اعتقاد و کانشنس کے خلاف کرتے ہیں۔ تو ہمکو خدا ایسے دکھ و عذاب سے ہلاک کرے جو کسی جھوٹے پر نہ آیا ہو۔

خانصاحب محمد علیخان تسلیم کذب کادیانی اس قسم سے انکار کریں تو دوسرے درجہ پر حافظ **محمد یوسف** صاحب ضلعدار نہر اسی تفصیل سے قسم کہا ویں وہ بھی اسطرح انکار کر جاویں تو درجہ سوم منشی **عبد الحق** صاحب اکونٹنٹ پلشنر لاہور وہ بھی انکار کرتے ہوں۔ تو بدرجہ چہارم منشی **الہی بخش** صاحب اکونٹنٹ لاہور وہ بھی انکاری ہوں۔ تو بدرجہ پنجم **سید فتحعلیشاہ** ڈپٹی کلکٹر نہر یہ لوگ چونکہ عربی و دینی علوم میں دخل نہیں رکھتے لہذا ان میں سے ہر ایک کو عربی عبارات کا مطلب سمجھنے کیلئے کادیانی کے گروہ سے منشی (یا مولوی) **محمد احسن امروہی** کو اپنے ساتھ شریک کرنا ضروری ہوگا جو کسیقدر عربی میں دخل رکھتے ہیں صفحہ

اور انکو بھی انکے ساتھ قسم کھانی پڑیگی - یہ صاحب بھی کادیانی کے دہوکہ مین پہنسے ہوئے ہین - اور اسلام سے بھی کچھ تعلق رکھتے ہین - اس لئے ہم ان کی قسم کو ان لوگون کے ساتھ منظور کرتے ہین - اور اگر یہ لوگ کے پچھلے اشتہارات کے دلائل پر مطمئن نہون اور انکو ہمارے دلائل رجوع کے مقابلہ مین کمزور سمجھین - تو اس امر کو کے کادیانی سے درخواست کرین کہ وہ اپنے دعوی الہی وعدہ عذاب موت کے ٹلجانے" پر اور قوی دلائل جنکو وہ مین صرف دو گھنٹہ مین بیان کرنا چاہتا ہے قلمبند کرا کر ہمارے پاس بہیجدین اور ہم انکا جواب لکھین اور جانبین کے دلائل کا موازنہ ومقابلہ کرکے اسکے دلائل کو غالب پاوین تو اسی تفصیل اور اسی ترتیب سے قسم اور کادیانی کو بھی انعام دلوائین -

اور اگر دلائل وعدہ عذاب موت کے ٹلجانے کے **علاوہ** کادیانی سے ہمارے جملہ الزامات مندرجہ اربعہ - کادیانی پر بیجا بی اشاعۃ السنۃ - لعنۃ اللہ علی الکاذبین متحہ تکملہ - حرامزادہ" الخ - (۱) (۲) (۳) (۴) وجہ فرضی کادیانی کا پورا جواب لکھوائین - اور پہر اسکا جواب ہم سے لکھوا کر انمین موازنہ ومقابلہ کرکے کادیانی کی جانب کو غالب اشاعۃ السنۃ کو مغلوب سمجھین - تو اسیر بھی اسی ترتیب اور اسی تفصیل سے قسم کہائین - اور اسکو صرف دو ہزار روپیہ انعام کادیانی کو دلوائین - اس دو ہزار روپیہ کی کفالت چاہین تو ہمارا نیا مکان دریو نجانہ جو اسباب مع زوجہ دو دفعہ شیشا ش ہو چکے ہین - مکفول کرالین جیسا کہ جواب اہین حمدیہ کے انعام مین اپنی زمین مکفول کرانے تہے - یہ بات کادیانی نے نہ مانی اور جواب مضامین اربعہ مذکورہ کے لکہنے کی جرأت نہ کی اور اسکی موجودہ اشتہارات کے دلائل پر مطمئن ہوئیکے سبب ان لوگون نے قسم نہ کہائی تو عام مسلمان جان لین کہ اُس دعوی خوف سے موت عذاب کے ٹلجانے" پر کادیانی اور اسکے اتباع مذکورین کو یقین و طمانینت نہین ہے - اور اس دعوی مین وہ ہٹ دہرمی کر رہے اور دیدہ و دانستہ دہوکا دے رہی ہین -

نمبر ۱۲ مین جو آپنے والیسی منکوحہ آسمانی کی پیشنگوئی کی ہے - اسکی کوئی میعاد نہین بتائی - لہذا پیشگوئی آپکے کسی دعوی الہام یا مسیحائی وغیرہ کی دلیل نہین ہو سکتی - ایسی پیشگوئی اگر کوئی آپکی موجودہ منکوحہ کی نسبت کرے اور یہ کہے کہ آپکے مرنیکے بعد وہ اسکی نکاح مین آویگی تو کیا اسکو ملہم یا مسیح وغیرہ ہرگز نہین لہذا مناسب ہے کہ اگر اس پیشگوئی سے آپ اپنا کوئی دعوی الہام یا مسیحائی وغیرہ ثابت کرنا چاہتے ہین تو اسکی

م میعاد مقرر کرین ورنہ اسکو ابھی دہرنکے رکہین - ان تشریحات سے کادیانی کی راست بیانی اچھی طرح ثابت ہوگی - اب داد انصاف ناظرین کے ہاتھ مین ہے - خدا تعالی توفیق انصاف